OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

غزواتِ نبوی ﷺ میں جنگی حکمتِ عملی کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of war Strategy in the Prophet's (PBUH) Campaigns

Khalid Mahmood
PhD Research Scholar (Islamic Studies), Superior University, Lahore
khalidchohan9@gmail.com

Hafiz Falak Sher Jan
PhD Research Scholar (Islamic Studies), Superior University, Lahore
falksher207@gmail.com

Sajjad Hussain
PhD Research Scholar (Islamic Studies), Superior University, Lahore
sajadalihaider1272@gmail.com

Abstract:

This scholarly article provides a comprehensive analytical exploration of the military strategies employed by the Prophet Muhammad (PBUH) during the formative period of the Islamic state. Far from being campaigns of conquest or aggression, the prophetic battles were deeply rooted in ethical principles, defensive necessity, and divine guidance. This study examines how the Prophet's military leadership embodied strategic planning, intelligence gathering, adaptability, consultation (Shura), and strict adherence to the moral and legal teachings of Islam. The Prophet (PBUH) meticulously observed humane principles in warfare, forbidding harm to non-combatants, destruction of crops and trees, or damage to places of worship. These principles not only preceded but surpassed many modern international laws of armed conflict. The analysis highlights that each battle served a broader purpose—ensuring justice, defending the oppressed and establishing peace rather than territorial dominance. Furthermore, this research emphasizes the enduring relevance of the Prophet's strategies in the context of modern military doctrines, conflict resolution, and global peace frameworks. The article also illustrates how the prophetic model of warfare can serve as a guiding paradigm in today's polarized world, countering narratives such as Islamophobia by showcasing Islam's commitment to justice, compassion, and disciplined conduct even during armed conflict. Ultimately, this article argues that the prophetic military legacy is not

merely historical but a timeless ethical and strategic system capable of informing contemporary leadership, legal thought, and humanitarian standards.

Keywords:
Prophetic Battles, Military Ethics, War Theory, Strategic Leadership, International Humanitarian Law, War Ethics, Defensive Jihad

تعارف

اسلام ایک ہمہ جہت، کامل اور عملی دین ہے جو فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست کی اصلاح کے لیے واضح اصول اور طریقے پیش کرتا ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں فکری، اخلاقی، روحانی اور تمدنی پہلوؤں میں انسانیت کی راہنمائی کی، وہیں دشمنی، فتنہ، اور ظلم کے خلاف دفاع کا عملی نظام بھی قائم کیا۔(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ محض ایک روحانی رہنما کی زندگی نہیں بلکہ ایک سیاسی، عسکری، معاشرتی اور قانونی رہنما کی کامل زندگی ہے۔(۲) عہد نبوی میں پیش آنے والے غزوات اسلامی ریاست کے دفاع، دشمنوں کی جارحیت کے سدباب اور معاشرتی عدل کے قیام کا عملی مظہر تھے۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں لڑے گئے غزوات، نہ صرف اسلامی معاشرے کے بقا کی جنگیں تھیں بلکہ ان میں ایک باقاعدہ جنگی حکمت عملی، شرعی اصولِ قتال اور امن کے قیام کی واضح جھلک موجود ہے۔(۴) ان غزوات کے ذریعے ہمیں نہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فہم و فراست اور دفاعی مہارت کا مشاہدہ ہوتا ہے بلکہ اسلام کے ان اصولوں کا بھی پتا چلتا ہے جو قتال کے دوران بھی عدل، رحم، صبر، اور انسانی اقدار کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنے دیتے۔(۵)

قرآنِ کریم نے مسلمانوں کو جنگ کے متعلق متعدد ہدایات دیں، مثلاً فتنہ ختم کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، اور دشمن کے حملے کا جواب دینے کی اجازت دی گئی، مگر ان ہدایات کے ساتھ ساتھ زیادتی سے سختی سے منع کیا گیا۔(۶)

﴿ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾(۷)

ترجمہ: اور تم اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

عہدِ نبوی کے تمام غزوات کا گہرا مطالعہ ہمیں اس حقیقت سے روشناس کرواتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو کبھی بھی اپنی ذاتی عظمت یا مالِ غنیمت کے لیے نہیں اپنایا بلکہ اس کا مقصد ہمیشہ ظلم کے خلاف مزاحمت، مظلوم کی حمایت، اور اسلام کے امن پسند نظریے کا دفاع تھا۔(۸) اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی اخلاقیات کی ایک روشن مثال پیش کی، جیسے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، عبادت گزاروں اور غیر متعلقہ لوگوں کو نشانہ بنانے سے منع

فرمایا۔(۹)

عہدِ نبوی کی عسکری حکمت عملی میں تنظیم، انٹیلیجنس، منصوبہ بندی، وقت کے مطابق تبدیلی، اور دشمن کی چالوں کا مؤثر جواب شامل تھا۔ ہر غزوہ میں مختلف حالات کے مطابق لائحہ عمل ترتیب دیا گیا، جس میں اعلیٰ درجے کی حکمتِ عملی کے ساتھ ساتھ خالص شریعت پر مبنی اصولوں کی پابندی نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔(۱۰)

یہ مقالہ ان غزوات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرے گا جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست شرکت فرمائی۔ اس میں ان غزوات کی جنگی حکمت عملی، شرعی اصول قتال، اور ان کے اثرات کو جامع انداز میں پیش کیا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ موجودہ دور میں جنگ و امن کے متعلق اسلامی نظریات کو اجاگر کیا جائے، اور اسلامی سیرت کے ماڈل کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔

عہدِ نبوی کے غزوات کا مختصر تعارف

عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں غزوات اسلامی ریاست کے دفاع، مظلوموں کی حمایت، فتنہ وفساد کی بیخ کنی اور دینی آزادی کے قیام کے لیے پیش آئے۔ "غزوہ" اس جنگ کو کہا جاتا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس شریک ہوئے، جب کہ "سرایہ" وہ مہمات تھیں جن میں آپ شریک نہ ہوئے بلکہ صحابہ کرام کو روانہ فرمایا۔(۱۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کا آغاز ہی کفارِ قریش کی دشمنی، یہود کی سازشوں اور منافقین کے دجل وفریب کے ماحول میں ہوا، لہٰذا مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے فوراً بعد دفاعی جنگوں کا آغاز ہوا۔(۱۲) سیرت نگاروں کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں کل ستائیس غزوات پیش آئے جن میں سے نو غزوات میں قتال ہوا، جبکہ باقی غزوات میں دشمن بغیر لڑے بھاگ گیا یا صلح کے ذریعے جنگ ٹل گئی۔(۱۳)

پہلا باقاعدہ غزوہ "غزوہ بدر" تھا جو ۲ ہجری میں پیش آیا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی جبکہ دشمن ایک ہزار کے قریب تھے۔ اس غزوہ نے اسلامی ریاست کی عسکری حیثیت کو دنیا پر واضح کر دیا۔ اس کے بعد "غزوہ احد"، "خندق"، "خیبر"، "حنین"، "تبوک" اور دیگر غزوات آئے جن میں ہر غزوہ اپنے پس منظر، مقاصد، حکمتِ عملی اور اثرات کے اعتبار سے منفرد حیثیت رکھتا ہے۔(۱۵)

یہ تمام غزوات محض جنگی ٹکراؤ نہیں تھے بلکہ ان کے پیچھے اسلامی اصولوں، انسانیت، دفاع، عدل، اور دعوتِ دین کے عظیم مقاصد کارفرما تھے۔(۱۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی قوم یا قبیلے پر بلاوجہ حملہ نہیں کیا، بلکہ ہمیشہ پہلے دعوت دی گئی، معاہدہ پیش کیا گیا، اور جب دشمن کی طرف سے جنگ مسلط کی گئی، تب جواب دیا گیا۔(۱۷)

ہر غزوہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قیادت، تدبر، صبر، حوصلہ اور اللہ پر توکل کی عملی تصویر دکھاتا ہے۔ آپ نے جنگ کو بھی دعوت، اخلاق، اور اصولوں کا ذریعہ بنایا، جہاں ظلم اور جارحیت کی کوئی گنجائش نہ تھی۔(۱۸)

عہد نبوی کے یہ غزوات نہ صرف تاریخ اسلام کا قابل فخر حصہ ہیں، بلکہ آج کے دور میں جنگ اور امن کے

مباحث کے لیے بہترین ماڈل مہیا کرتے ہیں۔ ان غزوات میں ہمیں دفاعی حکمت عملی، اتحاد، مشاورت، انٹیلیجنس، سفارت کاری، اور عدل کی ایسی مثالیں ملتی ہیں جنہیں آج کی دنیا بھی قبول کر رہی ہے۔(۱۹)

غزواتِ نبوی کا اجمالی تعارف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے وہ روشن ابواب جو اسلام کے دفاع، امن کے قیام اور باطل قوتوں کے مقابلے میں عدل و انصاف کی بنیاد پر انجام پائے، انہیں "غزوات" کہا جاتا ہے۔ غزوہ اس جنگ کو کہا جاتا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے، چاہے قتال واقع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔(۲۰) ان غزوات کی تعداد مختلف کتب سیرت میں مختلف بتائی گئی ہے، تاہم جمہور کے نزدیک یہ تعداد ستائیس ہے۔(۲۱)

یہ تمام غزوات کسی ذاتی یا مادی مفاد کے لیے نہیں بلکہ دینِ حق کی سربلندی، مظلوموں کی مدد اور ظلم و استبداد کے خاتمے کے لیے انجام دیے گئے تھے۔ ان میں سے بعض جیسے غزوہ بدر، احد، خندق، خیبر، فتح مکہ اور حنین تاریخ اسلام کے فیصلہ کن موڑ تھے۔(۲۲) غزوات کا مقصد نہ صرف دشمنوں کی جارحیت کو روکنا تھا بلکہ ان کے ذریعے اسلامی معاشرے کو بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنا، اندرونی امن کو برقرار رکھنا، اور اسلام کے امن پسند پیغام کو قوت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنا بھی تھا۔(۲۳)

ہر غزوہ کے پیچھے ایک واضح حکمت عملی، اللہ تعالیٰ کی مدد پر کامل یقین، اخلاقی اصولوں کی پابندی، اور انسانی جانوں کی حرمت کا پاس و لحاظ دکھائی دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں لڑی گئی یہ جنگیں دراصل اسلام کے فکری اور روحانی پہلوؤں کی عملی تفسیر بھی تھیں، جنہوں نے دنیا کے جنگی اصولوں کو ہمیشہ کے لیے بدل کر رکھ دیا۔

غزواتِ نبوی کی جنگی حکمت عملی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں انجام دی جانے والی جنگیں محض عسکری معرکے نہ تھیں بلکہ ان میں گہری حکمت عملی، بصیرت، اور الٰہی رہنمائی کارفرما تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غزوہ میں حالات کے مطابق لچک دار اور جامع حکمت عملی اپنائی جو رہتی دنیا تک قیادت اور جنگی تدابیر کا بہترین نمونہ ہے۔

۱۔ انٹیلی جنس اور معلومات کا نظام: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی نقل و حرکت، سازشوں اور تیاریوں سے باخبر رہنے کے لیے مستقل مخبروں اور جاسوسوں کا نظام رکھتے تھے۔ غزوہ بدر کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارِ مکہ کی تجارتی قافلے کی نگرانی کے لیے حضرت عدی بن ابی الزغباء اور دیگر صحابہ کو بھیجا(۲۵) اسی طرح غزوہ خندق کے موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دشمن کے کیمپ میں معلومات حاصل کرنے کے لیے بھیجا گیا۔(۲۶)

۲۔ رازداری اور متبادل منصوبہ بندی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت عملیوں میں رازداری بنیادی عنصر تھی۔ غزوہ حدیبیہ، غزوہ خیبر اور فتح مکہ سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل رازداری برقرار رکھی تاکہ دشمن پیشگی تیاری نہ کرسکے۔(۲۷) آپ نے ہمیشہ متبادل راستے، وقت، اور مقام کے انتخاب پر زور دیا۔

۳۔ معاشرتی اور اخلاقی اصولوں کا لحاظ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے دوران کبھی خواتین، بچوں، بوڑھوں، عبادت گاہوں، یا غیر متعلقہ شہریوں پر حملہ کرنے کی اجازت نہ دی۔ یہ اخلاقی اصول غزوہ بنی قریظہ، غزوہ خیبر اور دیگر غزوات میں واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔(۲۸)

۴۔ حکمتِ عملی میں لچک اور مشاورت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قیادت میں صحابہ سے مشورہ لینے کو لازم رکھا۔ غزوہ احد کے موقع پر نوجوان صحابہ کے مشورے کو تسلیم کرنا اور غزوہ خندق میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر خندق کھودنے کا فیصلہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔(۲۹)

۵۔ جنگ کا مقصد اور حد بندی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ذاتی غرض یا انتقام کے لیے جنگ نہیں کی بلکہ ہر معرکہ حق و باطل کے درمیان واضح حد بندی کے لیے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو آخری چارہ کار قرار دیا اور صلح و دعوت کو ترجیح دی۔ صلح حدیبیہ اسی اصول پر مبنی ایک عظیم مثال ہے۔(۳۰)

شرعی اصولِ قتال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کے وہ اصول متعین فرمائے جو رہتی دنیا تک اسلامی جنگی اخلاقیات اور بین الاقوامی قانون کی بنیاد بنے۔ یہ اصول قرآن، سنت اور عملی سیرت سے واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ صرف مدافعتی قتال کی اجازت: اسلام نے پہل کرنے والے اور جارح قوم بننے کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ قتال کو صرف ظلم کے ازالے، مدافعت اور مظلوموں کی حمایت کے لیے مشروع قرار دیا

﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ﴾(۳۱)

ترجمہ: اجازت دی گئی اُن لوگوں کو جن سے جنگ کی جارہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

۲۔ غیر محاربین پر حملے کی ممانعت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہ تاکید فرمائی کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں اور غیر محارب افراد کو قتل نہ کیا جائے۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔" (۳۲)

۳۔ فطرتی اور ماحولیاتی تحفظ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں، درختوں، جانوروں اور پینے کے پانی کو ضائع کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی کھجور کے درخت کو نہ کاٹا جائے اور نہ کسی عمارت کو گرایا جائے." (۳۳)

۴۔ صلح کی پیش کش کو مقدم رکھنا: قرآن مجید میں فرمایا گیا

﴿ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ (۳۴)

ترجمہ: اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ جنگ سے پہلے صلح کی پیش کش کی، جیسا کہ صلح حدیبیہ اس کی واضح مثال ہے۔

۵۔ معاہدات کی پاسداری: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عہد کی پاسداری کو مقدم رکھا، حتیٰ کہ اگر دشمن معاہدے پر قائم رہے تو مسلمانوں کو بھی پابند کیا۔ غزوہ بدر کے موقع پر بھی اگرچہ دشمن پہلے سے تیاری میں تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی جو راستے سے متعلق طے ہوا تھا۔(۳۵)

۶۔ قیدیوں سے حسن سلوک:

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا کرنے والوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے کہ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا یعنی جنت کے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے وہ ہیں جو قیدیوں، یتیموں اور مسکینوں کو (اللہ کی محبت میں) کھانا کھلاتے ہیں۔

غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اس کی عملی تفسیر تھی۔(۳۶)

عہدِ نبوی کے غزوات کی عصری معنویت: ایک فکری و عملی تجزیہ

عہدِ نبوی میں پیش آنے والے غزوات نہ صرف ایک تاریخی حقیقت ہیں بلکہ ان میں مضمر اصول و اسباق آج کے دور میں بھی مسلمانوں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ان کی عصری معنویت مختلف جہات سے سامنے آتی ہے۔

ا۔ قیادت، تنظیم اور منصوبہ بندی کا ماڈل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غزوہ میں حالات کے مطابق لچکدار مگر باضابطہ حکمتِ عملی اختیار فرمائی۔ آج کی جدید عسکری تربیت میں جس اسٹریٹجک پلاننگ اور crisis management کو بنیاد بنایا جاتا ہے، وہی اوصاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں نمایاں طور پر موجود تھے۔ مثلاً، غزوۂ خندق میں آپ ﷺ نے سلمان فارسیؓ کی تجویز پر خندق کھودنے کا فیصلہ کیا، جو اس وقت عربوں کے لیے نیا مگر مؤثر حربہ تھا۔(۳۷)

۲۔ عسکری اخلاقیات اور عالمی جنگی قوانین: اسلامی اصولِ قتال نے موجودہ دور کے Geneva Conventions اور International Humanitarian Law سے بہت پہلے انسانیت کے تحفظ کو جنگ کا بنیادی اصول قرار دیا۔

مثلاً، جنگ میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں اور غیر محارب افراد پر حملے کی ممانعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔ (۳۸) یہ اصول آج کے rules of engagement کی اساس بن سکتے ہیں۔

۳۔ اقلیتوں کے حقوق کا عملی نمونہ: غزوۂ بنی قریظہ، بنی نضیر اور دیگر واقعات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقلیتوں کے ساتھ کئے گئے معاہدات کی پابندی کو ہر حال میں مقدم رکھا۔ مدینہ کے معاہدے (صحیفہ مدینہ) میں یہ واضح کیا گیا کہ "یہودی اپنی دین پر قائم رہیں گے اور مسلمان اپنے دین پر" (۳۹)

یہ آج کے معاشروں میں مذہبی آزادی، معاہدات کی پاسداری اور شہری برابری کے اصولوں کے لیے ایک عملی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

۴۔ داخلی نظم و ضبط اور انضباطی اصول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی دستوں میں ڈسپلن، صف بندی، احکامات کی پابندی اور مرکزی قیادت کے تحت عمل کو یقینی بنایا۔

یہی اصول آج کی military discipline، chain of command اور unity of command (۴۰) جیسے تصورات کا جزو ہیں

۵۔ اسلاموفوبیا کے جواب میں امن و سلامتی کی عملی تصویر: عہدِ نبوی کے غزوات کا غیر جانبدار مطالعہ مغربی دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لیے تلوار کے استعمال جیسے اعتراضات کا علمی و اخلاقی جواب فراہم کرتا ہے۔یہ واضح ہوتا ہے کہ تمام جنگیں دفاعی نوعیت کی تھیں اور بنیادی مقصد ریاست، دین، عزت و حرمت اور مظلوموں کا تحفظ تھا(۴۱)

یہ تصور آج کی دنیا میں اسلام کے پرامن پیغام کو اجاگر کرنے کا ذریعہ ہے۔

۶۔ جدید ریاستی دفاعی پالیسیوں کی تشکیل میں مددگار: عہدِ نبوی کی جنگی حکمت عملی، بروقت فیصلے، دشمن کی چالوں کی پیشگی خبر گیری، مخبروں کا استعمال، دفاعی خندق، اور اہلِ رائے سے مشورہ ایسے عناصر ہیں جو آج کی modern military strategy اور national security policies کے لیے ایک رہنمائی فراہم کرتے ہیں (۴۲)

خلاصہ بحث:

عہدِ نبوی کے غزوات کا تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ ان جنگوں کا مقصد محض عسکری فتح یا سیاسی غلبہ نہیں تھا، بلکہ ان کے پس منظر میں عدل وانصاف، انسانیت کی فلاح، اور اخلاقی اقدار کا نفاذ کارفرما تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں لڑی گئی یہ جنگیں درحقیقت ایک جامع حکمت عملی کا حصہ تھیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات، نبوی بصیرت، اور معاشرتی حالات کی گہرائی سے آگاہی پر مبنی تھیں۔ ان غزوات میں ہمیشہ دفاعی اصول کو بنیاد بنایا گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس وقت جنگ کی اجازت دی جب اسلامی ریاست اور مسلمانوں کی جان و مال خطرے میں پڑ گئی یا دشمنوں نے عہد شکنی، ظلم اور معاہدات کی خلاف ورزی کی۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کی مثال ہے جس میں صلح کو ترجیح دی گئی، اور حدیبیہ کے بعد جب قریش نے معاہدہ توڑا تو فتح مکہ ناگزیر ہوئی۔ (۴۳)

ان جنگوں کے دوران اخلاقی اور انسانی ضوابط کا خصوصی خیال رکھا گیا۔ اسلامی لشکر کو واضح احکامات دیے گئے کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، غیر جانب دار افراد اور عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ حتیٰ کہ درختوں کو کاٹنے اور فصلیں تباہ کرنے سے بھی منع کیا گیا۔ (۴۴) یہ اصول اس وقت کی دنیا میں بالکل انوکھے تھے، جو کہ جنگ کو بھی اخلاقی دائرہ میں لانے کی مثال پیش کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے میدان میں بھی عفو و درگزر، رحم و انصاف اور انسان دوستی کو قائم رکھا، جیسے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا گیا۔ (۴۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کے انداز سے یہ سبق ملتا ہے کہ قیادت صرف حکم چلانے کا نام نہیں بلکہ وہ مشورہ، بصیرت، صبر، اور ہمدردی پر مبنی ہوتی ہے۔ ہر بڑے فیصلے سے قبل صحابہ کرامؓ سے مشورہ لینا آپ کا معمول تھا، جیسے غزوہ بدر، احد اور خندق کے مواقع پر ہوا۔ (۴۶) آپ کی حکمت عملی ہمیشہ حالات کے مطابق متوازن اور عقلمندانہ ہوتی، جس میں دشمن کی طاقت، جغرافیہ، اور داخلی قوت کا مکمل ادراک شامل ہوتا۔

آج کے دور میں ان غزوات کا مطالعہ نہ صرف مسلمانوں کو اپنی دینی تاریخ سے روشناس کراتا ہے بلکہ موجودہ بین الاقوامی قوانین، امن کے قیام، دفاعی پالیسی، اور انسانی حقوق کے ضمن میں بھی واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اصولوں کو ۷ویں صدی میں نافذ کیا، وہ آج کی مہذب دنیا کے پیش کردہ قوانین سے کئی گنا زیادہ جامع اور عملی ہیں۔ اسلامی ریاست کا قیام، عدل و انصاف کا نفاذ، اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری، اور غیر مسلموں سے معاہدات کی پاسداری جیسے اصول دورِ نبوی کی جنگی پالیسی کا حصہ رہے۔ (۴۷)

خلاصہ یہ ہے کہ عہدِ نبوی کے غزوات نہ صرف عسکری قوت کی مظہر تھے بلکہ وہ ایک ایسے جامع اسلامی نظام کا عملی اظہار تھے جو جنگ اور امن دونوں میں اخلاق، شریعت اور عدل پر مبنی تھا۔ اس تجزیاتی مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ان جنگوں کی روح، عصر حاضر میں مسلمانوں کے لیے صرف تاریخی واقعات کی حیثیت نہیں رکھتی، بلکہ ایک دائمی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

ان غزوات کی حکمت عملی، قانونی اصول، اور اخلاقی رویہ آج بھی امت مسلمہ کی فکری، اخلاقی اور دفاعی رہنمائی کے لیے ایک مکمل نظامِ حیات فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) ابو الاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۰۱۰ء)، ۱۷۔

(۲) افتخار احمد قریشی، رسولِ عرب بحیثیت سپہ سالار، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۸ء)، ۲۵۔

(۳) محمد بن اسحٰق بن یسار بن خیار المدنی، سیرت رسول اللّٰہ، ترجمہ: شبیر احمد، (کراچی: پاکستان: ایکسپورٹ یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۴ء)، ۲۳۱۔

(۴) ابوعبداللہ محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، (بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۹ء)، ۱: ۴۵۔

(۵) مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۱۷۳۲۔

(۶) البقرہ: ۲:۱۹۰

(۷) عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی، تفسیر ابن کثیر، (بیروت: دارالفکر، ۲۰۰۰ء)، ۱: ۲۵۰۔

(۸) ابو محمد بن عبد الملک بن ہشام، سیرت النبویہ، (قاہرہ: مکتبۃ الخانجی، ۱۹۹۸ء)، ۲: ۱۱۲۔

(۹) احمد بن حسین بن علی البیہقی، السنن الکبریٰ، (بیروت: دارالباز، ۱۹۹۴ء، حدیث نمبر ۱۸۳۹۰۔

(۱۰) علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، (لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۱۲ء)، ۳: ۹۲۔

(۱۱) عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی، البدایہ والنہایہ، (بیروت: دارالفکر، ۲۰۰۱ء)، ۳: ۲۵۷۔

(۱۲) عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، ۲: ۳۴۔

(۱۳) محمد عبد الباقی الزرقانی، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء)، ۲: ۸۸۔

(۱۴) محمد بن اسحٰق بن یسار بن خیار المدنی، سیرت رسول اللّٰہ، ترجمہ شبیر احمد۔ (کراچی: ایکسپورٹ یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۴ء)، ۲۳۱۔

(۱۵) محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۹ء)، ۱: ۹۲۔

(۱۶) علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ۳: ۷۳۔

(۱۷) مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث ۱۷۴۵۔

(۱۸) افتخار احمد قریشی، رسول عرب ﷺ بحیثیت سپہ سالار، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۸ء)، ۱۰۸۔

(۱۹) ابوالاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۰۱۰ء)، ۵۶۔

(۲۰) عبد الملک بن ہشام، سیرت النبویہ، (بیروت: دارالمعرفۃ، ۲۰۰۱ء)، ۲: ۳۵۔

(۲۱) علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، (لاہور: ادارہ اسلامیات، ۱۹۹۴ء)، ۱: ۳۱۷۔

(۲۲) ابن اسحاق، سیرت رسول اللہ، ترجمہ: گل یم، (کراچی: یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۴ء)، ۲۳۱۔

(۲۳) محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۲ء)، ۱: ۴۵۔

(۲۴) مسلم بن حجاج بن مسلم قیشری ، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر ۱۷۳۲

(۲۵) عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، (بیروت: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء)، ۲: ۲۴۶۔

(۲۶) امام مسلم، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر ۱۷۸۸۔

(۲۷) محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۲ء)، ۲: ۴۵۵۔

(۲۸) احمد بن حسین بن علی البیہقی، السنن الکبریٰ، (بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۳ء)، ۹: ۸۶۔

(۲۹) ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، کتاب السیر، حدیث نمبر ۱۷۱۲۔

(۳۰) محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد، حدیث نمبر ۲۷۳۱

(۳۱) الحج: ۲۲:۳۹

(۳۲) مسلم بن حجاج بن مسلم قیشری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۱۷۳۱۔

(۳۳) ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۲۶۱۴۔

(۳۴) الأنفال:۸: ۶۱

(۳۵) عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، (بیروت: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء)، ۲: ۲۸۸۔

(۳۶) محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث نمبر ۴۰۲۴۔

(۳۷) عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، (بیروت: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء)، ۲: ۲۱۷۔

(۳۸) مسلم بن حجاج مسلم قیشری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۱۷۳۱۔

(۳۹) محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، ۱: ۱۸۔

(۴۰) محمد بن جریر طبری، تاریخ الأمم والملوک، (بیروت: دار الکتب)، ۲: ۴۲۹۔

(۴۱) قاضی سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۱۳ء)، ۲: ۱۱۵۔

(۴۲) علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۰ء، ۲: ۲۷۰

(۴۳) عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویہ، (بیروت: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء)، ۲: ۳۱۸۔

(۴۴) مسلم بن حجاج بن مسلم قیشری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۱۷۳۲۔

(۴۵) محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، ۲: ۱۱۳۔

(۴۶) علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۰ء)، ۲: ۲۲۱۔

(۴۷) قاضی سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۱۳ء)، ۲: ۱۰۹

References

1. Abul A'la Maududi, *Al-Jihad fi al-Islam*, (Lahore: Idara Tarjuman al-Qur'an, 2010), 17.

2. Iftikhar Ahmad Qureshi, *Rasool-e-Arab Ba Hesiyat Sipah Salar*, (Lahore: Maktaba Qudusia, 2008), 25.
3. Muhammad bin Ishaq bin Yasar bin Khiyar al-Madani, *Seerat Rasool Allah*, Tarjuma: Shabbir Ahmad, (Karachi: Pakistan, Export University Press, 2004), 231.
4. Abu Abdullah Muhammad bin Umar al-Waqidi, *Kitab al-Maghazi*, (Beirut, Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1989), 1:45.
5. Muslim bin Hajjaj bin Muslim Qushayri, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad, Hadith No. 1732.
6. *Al-Baqarah: 2:190*
7. Imad al-Din Ismail bin Umar bin Kathir al-Qurashi, *Tafsir Ibn Kathir*, (Beirut: Dar al-Fikr, 2000), 1:250.
8. Abu Muhammad bin Abdul Malik bin Hisham, *Seerat al-Nabawiyyah*, (Cairo: Maktabah al-Khanji, 1998), 2:112.
9. Ahmad bin Husayn bin Ali al-Bayhaqi, *Al-Sunan al-Kubra*, (Beirut: Dar al-Baz, 1994), Hadith No. 18390.
10. Allama Shibli Nomani, *Seerat al-Nabi*, (Lahore: Al-Faisal Nashiran, 2012), 3:92.
11. Imad al-Din Ismail bin Umar bin Kathir al-Qurashi, *Al-Bidayah wa al-Nihayah*, (Beirut: Dar al-Fikr, 2001), 3:257.
12. Abdul Malik bin Hisham, *Al-Seerah al-Nabawiyyah*, 2:34.
13. Muhammad Abdul Baqi al-Zurqani, *Sharh al-Zurqani 'ala al-Mawahib al-Ladunniyyah*, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1996), 2:88.
14. Muhammad bin Ishaq bin Yasar bin Khiyar al-Madani, *Seerat Rasool Allah*, Tarjuma: Shabbir Ahmad, (Karachi: Export University Press, 2004), 231.
15. Muhammad bin Umar al-Waqidi, *Kitab al-Maghazi*, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1989), 1:92.
16. Allama Shibli Nomani, *Seerat al-Nabi*, 3:73.
17. Muslim bin Hajjaj bin Muslim Qushayri, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad, Hadith No. 1745.
18. Iftikhar Ahmad Qureshi, *Rasool-e-Arab (SAW) Ba Hesiyat Sipah Salar*, (Lahore: Maktaba Qudusia, 2008), 108.
19. Abul A'la Maududi, *Al-Jihad fi al-Islam*, (Lahore: Idara Tarjuman al-Qur'an, 2010), 56.
20. Abdul Malik bin Hisham, *Seerat al-Nabawiyyah*, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2001), 2:35.
21. Allama Shibli Nomani, *Seerat al-Nabi*, (Lahore: Idara Islamiat, 1994), 1:317.
22. Ibn Ishaq, *Seerat Rasool Allah*, Tarjuma: Gul Yam, (Karachi: University Press, 2004), 231.

23. Muhammad bin Umar al-Waqidi, *Kitab al-Maghazi*, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2012), 1:45.
24. Muslim bin Hajjaj bin Muslim Qushayri, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad wa al-Siyar, Hadith No. 1732.
25. Abdul Malik bin Hisham, *Al-Seerah al-Nabawiyyah*, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2001), 2:246.
26. Imam Muslim, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad wa al-Siyar, Hadith No. 1788.
27. Muhammad bin Umar al-Waqidi, *Kitab al-Maghazi*, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2012), 2:455.
28. Ahmad bin Husayn bin Ali al-Bayhaqi, *Al-Sunan al-Kubra*, (Beirut: Dar al-Fikr, 2003), 9:86.
29. Abu Isa Muhammad bin Isa al-Tirmidhi, *Sunan al-Tirmidhi*, Kitab al-Siyar, Hadith No. 1712.
30. Muhammad bin Isma'il Bukhari, *Sahih Bukhari*, Kitab al-Shurut, Bab al-Shurut fi al-Jihad, Hadith No. 2731.
31. *Al-Hajj: 22:39*
32. Muslim bin Hajjaj bin Muslim Qushayri, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad, Hadith No. 1731.
33. Abu Dawood Sulaiman bin Ash'ath Sijistani, *Sunan Abi Dawood*, Kitab al-Jihad, Hadith No. 2614.
34. *Al-Anfal: 8:61*
35. Abdul Malik bin Hisham, *Al-Seerah al-Nabawiyyah*, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2001), 2:288.
36. Muhammad bin Isma'il Bukhari, *Sahih Bukhari*, Kitab al-Maghazi, Hadith No. 4024.
37. Abdul Malik bin Hisham, *Al-Seerah al-Nabawiyyah*, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2001), 2:217.
38. Muslim bin Hajjaj Muslim Qushayri, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad, Hadith No. 1731.
39. Muhammad bin Umar al-Waqidi, *Kitab al-Maghazi*, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah), 1:18.
40. Muhammad bin Jarir al-Tabari, *Tarikh al-Umam wa al-Muluk*, (Beirut: Dar al-Kutub), 2:429.
41. Qazi Sulaiman Mansoorpuri, *Rahmatullil Aalameen*, (Lahore: Maktaba Qudusia, 2013), 2:115.
42. Allama Shibli Nomani, *Seerat al-Nabi*, (Lahore: Majlis Taraqqi Adab, 2010), 2:270.
43. Abdul Malik bin Hisham, *Al-Seerah al-Nabawiyyah*, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 2001), 2:318.
44. Muslim bin Hajjaj bin Muslim Qushayri, *Sahih Muslim*, Kitab al-Jihad, Hadith No. 1732.

45. Muhammad bin Umar al-Waqidi, *Kitab al-Maghazi*, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah), 2:113.
46. Allama Shibli Nomani, *Seerat al-Nabi*, (Lahore: Majlis Taraqqi Adab, 2010), 2:221.
47. Qazi Sulaiman Mansoorpuri, *Rahmatullil Aalameen*, (Lahore: Maktaba Qudusia, 2013), 2:109.

❖❖❖

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.